جاتا تھا پا پیادہ وہ بیمار ۔ آہ آہ | تلواریں کھینچے گرد تھے خونخوار آہ آہ
نیزے چبھاتے تھے جو ستمگار ۔ آہ آہ | کہتا مریض ان سے بتکرار ۔ آہ آہ

لاشے تو زیرِ خاک چھپا لینے دو مجھے
بابا کی قبرِ پاک بنا لینے دو مجھے

سنسان تھا اسیرِ ستم کی فغاں کوئی | ایناں چھپا کے نیزوں کی ہنستے تھے سب شقی
زینبؑ کا بس نہ چلتا تھا ۔ رو بھی نہ سکتی تھی | پشتِ شتر پہ سر کو پٹکتی تھی دل جلی

سجادؑ تھامے اپنے دلِ پاش پاش کو
مُڑ مُڑ کے دیکھ لیتے تھے بابا کی لاش کو

ماؤں کے ہاتھ تھے پسِ گردن بندھے ہوئے | شدت سے بھوک پیاس کی بچے تڑپتے تھے
بے ہوش ہو کے اونٹ سے گرتے جو لاڈلے | ملعون انہیں کچلتے تھے گھوڑوں کی ٹاپوں سے

کوفے کے راستے میں یہ صدمے گزر گئے
کیا جانے کتنے بچے اسی طرح مر گئے

کوفے سے شام جانے میں گزرے جو حادثات | دل کو فگار کرتے ہیں ان کے تصورات
تاریخ میں جو ملتی ہے غمگین واردات | دامن میں اس کے ہوتے ہیں سنگین واقعات

خاموش ہو ظہور ۔ طبیعت علیل ہے
فہرست ظلمِ دشمنِ دیں کی طویل ہے

مرثیہ

ہو کر اسیر کوفے میں جب آئے اہلبیتؑ | لٹکا تھا در پہ لاشہ شیدائے اہلبیتؑ
مسلمؑ کا حال دیکھ کے تھرائے اہلبیتؑ | اس لاش سے یہ آئی صدا ہائے اہلبیتؑ

ہر چند غم ہے قید میں تم سب کو دیکھ کر
بے تاب روح ہے سرِ زینبؑ کو دیکھ کر

زینبؑ پکاریں اے سرِ غمخوار السلام | مسلمؑ سفیرِ سیدِ ابرار السلام
کہنے لگے یہ عابدِؑ بیمار السلام | بولا سرِ حسینؑ وفادار السلام

عریاں یہاں تراجسد پاش پاش ہے
بے گور کربلا میں ہماری بھی لاش ہے

بازار کوفہ میں ہوا زینبؑ کا جب گزر | کہنے لگیں ہجوم سے سر اپنا پیٹ کر
اے اہلِ کوفہ کیا تمہیں اب تک نہیں خبر | کاٹا تمہاری فوج نے سبطِ نبیؐ کا سر

توڑے جو عہد تم نے گرفتارِ غم ہیں ہم
پڑھتے ہو جس کا کلمہ اسی کے حرم ہیں ہم

جسدم نگاہِ مسجدِ کوفہ پہ جا پڑی | زینبؑ نے دل کو تھام کر ایک ایسی آہ کی
تھرایا کوفہ مسجدِ کوفہ لرز گئی | بولیں نجف سے آیئے یا مرتضےٰ علیؑ

جس کوفے میں حضور کی میت اٹھائی ہے
تقدیر آج پھر وہاں زینبؑ کو لائی ہے

لاشہ یہاں سے آپ کا جب لے گئے تھے گھر | تاکید تھی مجھے کہ نہ آنا قریب در
حضار سے کہا تھا چلے جائیں لوٹ کر | تھی فکر کوئی سن لے نہ آوازِ نوحہ گر

کیا اہتمام پردے کا ہے اب تو دیکھئے
بلوے میں بے ردا سرِ زینبؑ تو دیکھئے

بلوالیا اسیروں کو ابنِ زیاد نے | پایا سرِ حسینؑ جو گمنام زاد نے
سر رکھ کے ایک طشت میں اس بدنہاد نے | رکھا زمیں پہ طشت کو بے اعتقاد نے

جب ظلم کی چھڑی لبِ شبیرؑ پر لگی
روتے حرم چھری دلِ ہمشیرؑ پر لگی

ابن زیاد بولا سپاہی شتاب جائیں | زنداں سے میرے سامنے مختارؒ کو بھی لائیں
روداد کربلا کی نہ اسکو مگر سنائیں | لائے یہاں تو خون کے آنسو اسے رلائیں

کانپے گا دل مالِ حسینؑ شہید سے
مرجائیگا دہل کے جلالِ یزید سے

www.emarsiya.com

جلاد قید خانے سے مختارؒ کو جو لائے | ابنِ زیاد خوش ہوا خونخوار مسکرائے
مختارؒ اس شکوہ سے زنجیر پہنے آئے | آہو پہ جیسے شیر بقصدِ شکار جائے

ذکرِ گزشت سے ستم آرا کھڑے ہوئے
مختارؒ بڑھ کے تخت کے پاس آ کھڑے ہوئے

ابنِ زیاد نے کیا مختارؒ سے مقال | کہیے تو قید خانے میں رہتا ہے کیسا حال
مختارؒ بولے شکر خداوندِ ذوالجلال | دل کہہ رہا ہے آنے کو ہے فاطمہؑ کا لال

مولا حسینؑ کوفے میں جس وقت آئینگے
اس وقت دل کا حال تجھے ہم بتائینگے

مکار نے کہا ترے مولا تو آ گئے | چاہے اگر ملاؤں تجھے میں حسینؑ سے
مختارؒ بولے کیسے ملائے گا تو مجھے | بولا لعین طشت کی جانب تو دیکھ لے

تو منتظر ہے فاطمہؑ کے نورِ عین کا
یہ دیکھ آ چکا ہے یہاں سر حسینؑ کا

مختارؒ نے جو طشتِ طلا پر نگاہ کی | آئی نظر ضیا اسے زہراؑ کے ماہ کی
حضار کانپنے لگے ایک ایسی آہ کی | روئے اسیر گر پڑی ہمشیر شاہ کی

دربار غمکدہ تھا شہِ مشرقین کا
ہر سو بلند شور ہوا یا حسینؑ کا

اس حادثے سے آیا وہ مختارؓ کو جلال | زنجیر اپنی توڑ کے پھینکی زہے کمال
تلواریں کھینچے گرد تھے ان کے جو بد خصال | چھینی کسی سے تیغ کسی روسیہ سے ڈھال

غصہ بہت زیادہ تھا ابنِ زیاد پر
چاہا لگائیں ضرب سرِ بد نہاد پر

جھنکار بیڑیوں کی سنی سب نے ایک بار | بجلی کی طرح بڑھ گئے سجادؑ نامدار
پکڑا اسیرِ ظلم نے دستِ وفا شعار | فرمایا صبر کر نہ ہو اس درجہ بے قرار

رکھ دے زمیں پہ ہاتھ سے تلوار صبر کر
تجھ کو قسم حسینؑ کی مختارؓ صبر کر

مختارؓ نے پلٹ کے نظر کی جو ناگہاں | دیکھا کہ ہاتھ پکڑے ہے اک جاں بلب جواں
گردن میں طوق پہنے ہے پاؤں میں بیڑیاں | پوچھا جو اس نے کون ہے اے زار و ناتواں

بولا اسیرِ ظلم خدا کا ولی ہوں میں
پہچان لے حسینؑ کا بیٹا علیؑ ہوں میں

عابدؑ کے ہاتھ چوم کے مختارؓ نے کہا | ہے ضعف میں بھی زورِ یداللہ رونما
مولا مجھے بتلایئے تو ماجرا ہے کیا | کس طرح آپ قید ہوئے کنبہ کیا ہوا

عباسؑ و عونؑ و قاسمؑ و اکبرؑ کہاں گئے
ناموسِ شاہ آلِ پیمبرؐ کہاں گئے

ایک آہ کر کے بولے یہ سجادؑ نامور | مختارؓ کربلا میں لٹا فاطمہؑ کا گھر
یہ دیکھنے کو بچ گئے انصارِ شہ کے سر | بیہوشی و بخار میں باندھا ہمیں مگر

غم ہے کہ بہنیں با سرِ عریاں ہیں قید میں
یہ دیکھ بے ردا مری پھوپھیاں ہیں قید میں

سن کر یہ بات حضرتِ مختارؓ غش ہوئے | ملعون پکڑ کے پھر انہیں زنداں میں لے گئے
کوفے سے اہلبیتِؑ نبیؐ شام کو چلے | کر عرض اے ظہور امامِ حسینؑ سے

حل مشکلیں ہوں شاہِ مدینہ کا واسطہ
غم دور ہوں جنابِ سکینہؑ کا واسطہ